مدینۃ المسیح

قادیان ۳ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو حرارت رہتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے :۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بواسیر کی تکلیف پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ دعائے صحت کی جائے :۔

۲۔ اپریل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر حاجی عبداللہ شاہ صاحب کے مکان کی محلہ دارالانوار میں بنیاد رکھی۔ اور دُعا فرمائی :۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی چراغ الدین صاحب۔ اور مولوی احمد خان صاحب بگول دہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور سلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں :۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ۔ اور مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کے سالانہ امتحانات ۲۔ اپریل سے شروع ہوگئے ہیں :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

15

جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں۔ کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اس سے بڑھ کر اور کونسا دلی درد کا مقام ہوگا۔ کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے۔ اور ایک مشت خاک کو رب العالمین سمجھا گیا ہے۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا۔ اگر میرا مولےٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا۔ کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے۔ اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئیگی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے۔ کہ اگر میں چاہوں۔ تو مریم اور اس کے بیٹے عیسےٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اس نے چاہا ہے۔ کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھائے۔ سو اب دونوں مریں گے۔ کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وُہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی۔ جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وُہ دن نزدیک آتے ہیں۔ کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھیگا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ اور وہی باقی رہ جائیں گے۔ جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں۔ بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے۔ کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وُہ نہ ٹوٹے گا۔ نہ کُند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وُہ وقت قریب ہے۔ کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے۔ اور نہ کسی بندوق سے۔ بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے اور پاک دلوں پر ایک نُور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں۔ سمجھ میں آئیں گی۔ خدا کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں۔ مگر مسیح ایک اور بھی ہے۔ جو اس وقت بول رہا ہے خدا کی غیرت دکھلا رہی ہے۔ کہ اس کا کوئی ثانی نہیں۔ مگر انسان کا ثانی موجود ہے۔ اس نے مجھے بھیجا۔ تا میں اندھوں کو آنکھیں دوں۔ جو نہ چند سال سے بلکہ انیس سو برس سے برابر اندھے چلے آتے ہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹۸)

رعایت شرح چندہ و معافی بقایا جات سابقہ

بعض جماعتوں سے ایسی درخواستیں دربارہ معافی چندہ موصول ہوئی ہیں جن میں کوئی تشریح موجود نہیں۔ کہ وہ رعائت سال رواں کے لئے چاہتے ہیں یا سال آئندہ ۳۸ء-۳۹ء کے لئے۔ پس درخواست کنندہ احباب کو چاہیئے کہ ضروری تشریح کر دیا کریں۔

سال رواں ۳۷-۳۸ء ابھی ختم بھی نہیں ہوا۔ لیکن بعض جماعتوں سے اس سال کا چندہ بھی بقایا کی صورت میں رکھ کر معافی کے لئے درخواستیں آنی شروع ہوگئی ہیں۔ جو درست نہیں۔ ایسی درخواستیں سال رواں کے ختم ہونے پر یعنی ۳۰-۴-۳۸ کے بعد آنی چاہئیں۔

علاوہ ازیں دوستوں کو بجائے معافی کے لئے درخواستیں کرنے کے چندوں کی ادائگی کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ جو درخواستیں آئندہ سال سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی منظوریوں پر نیا مالی سال شروع ہونے پر غور کیا جائے۔ اور اسی وقت جماعتوں کو بھی اطلاع دی جائے گی۔ اس لئے دوست جلدی جواب کا مطالبہ نہ فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

"الفضل" کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے

"الفضل" ۳۰ مارچ میں نمائندگان مجلس مشاورت کی توجہ کے لئے جو نوٹ دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ سلسلہ کی مالی مشکلات کو دور کرنے کا یہ ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔ کہ الفضل کی اشاعت بڑھائی جائے۔ کوئی احمدی ایسا باقی نہ رہے۔ جس کے مطالعہ میں "الفضل" نہ آتا ہو۔

میرے ایک بزرگ جو کہ بہت غریب آدمی ہیں۔ بعض مشکلات کی وجہ سے پچھلے دنوں سلسلہ کے ساتھ ان کے تعلقات بہت کم ہو گئے۔ حتیٰ کہ چندوں میں حصہ لینے سے بھی محروم ہو گئے۔ میں نے علاوہ خط وکتابت کئی اور ذرائع بھی اختیار کئے لیکن بیکار ثابت ہوئے۔ بالآخر کوئی ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا کہ ان کے نام اخبار "الفضل" جاری کرادیا۔ اس کے جاری ہوتے ہی ایک غیر معمولی تغیر ان کے اندر پیدا ہوا۔ باوجود غربت کے اس قلیل عرصہ میں پچاس کے قریب مختلف مدات میں چندہ بھجوا چکے ہیں۔ اور سلسلہ کی مشکلات پر ایک درد محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ یا تو وہ خود سلسلہ کے ساتھ تعلقات کم کرتے چلے جا رہے تھے۔ یا اب تبلیغ احمدیت کا اس قدر جوش پیدا ہو چکا ہے۔ کہ انہوں نے پچھلے دنوں مجھے ایک خط لکھا۔ کہ اگر کوئی مبلغ بھجوایا جائے۔ تو میں اس کے ضروری اخراجات اپنی جائداد فروخت کرکے ادا کرتا رہوں گا۔ اور اپنا رہائشی مکان اور باغ سلسلہ کے لئے وقف کر دونگا۔ پس یہ غیر معمولی تغیر اور خلاف توقع تبدیلی محض سلسلہ کے آرگن کے مطالعہ سے پیدا ہوئی۔

میں علاوہ جماعت کے ذی استطاعت احباب کے جو بھی الفضل خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ وہ ضرور خریدیں۔ اس کے علاوہ ہر جماعت کی طرف سے مجموعی طور پر ایک اخبار خریدا جائے۔ بلکہ جس قدر جماعتیں صدر انجمن کے پاس رجسٹرڈ ہیں۔ ان کے لئے جماعتی رنگ میں اخبار "الفضل" کی خریداری لازمی قرار دی جائے۔ جو دوست اخبار کی قیمت اکیلے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ وہ دو چار آدمی ملکر اخبار جاری کرا سکتے ہیں۔ خواجہ معین الدین پریذیڈنٹ محلہ دارالصحۃ قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳ اپریل ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۴۶۱	مسماۃ راج بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ	۴۷۲	مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۴۶۲	" رجان صاحبہ	" بہادنگر	۴۷۳	" فاطمہ بی بی صاحبہ	" "
۴۶۳	" قمر النساء صاحبہ	" دہلی	۴۷۴	" مختاراں صاحبہ	" "
۴۶۴	محمد بہادر صاحب	" نواب شاہ	۴۷۵	" رحتے صاحبہ زوجہ رحمت صاحب جٹ	" "
۴۶۵	مسماۃ دھنیانی صاحبہ	" "			
۴۶۶	سکندر خان صاحب	" گورداسپور	۴۷۶	مسماۃ نواب بی بی صاحبہ زوجہ بوٹا صاحب	" "
۴۶۷	فیض احمد صاحب	" "			
۴۶۸	غلام قادر صاحب	" لاہور	۴۷۷	مسماۃ نواب بی بی صاحبہ بنت جھنڈا صاحب	" "
۴۶۹	عبد الحی صاحب	" بجنور			
۴۷۰	جاگیردار صاحب	" گورداسپور	۴۷۸	مسماۃ زینب بی بی صاحبہ	" "
۴۷۱	بشیر احمد صاحب	" "	۴۷۹	حافظ احسان اللہ صاحب	" "

وصیت صحت کی حالت میں کیجائے

دیکھا گیا ہے کہ بعض دوست وصیت کرنیکا ارادہ تو رکھتے ہیں۔ مگر صحت اچھی ہونے کی صورت میں وصیت کرنے میں جلدی نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ جلد وصیت کرکے دفتر میں بھیجدیں۔ موت کا کوئی وقت معین نہیں۔ بیماری کی حالت میں وصیت کرنی فضول ہے۔ وصیت ایسے وقت میں کی جائے۔ جبکہ سامنے موت کا خوف نہ ہو۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

درخواست ہائے دعا

(۱) مرزا سلطان احمد صاحب پٹی کی اپیل جنہیں ایک قتل کے مقدمہ میں سشن کورٹ سے انتہائی سزا ہو چکی ہے۔ عنقریب ہائی کورٹ لاہور میں پیش ہونے والی ہے بزرگان جماعت۔ احباب سلسلہ اور احمدی خواتین درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ رہائی بخشے (۲) شیخ نیاز احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس سندھ سخت مشکلات میں مبتلا ہیں۔ کئی مقدمات ان کے خلاف دائر ہیں۔ ان کی بریت کے لئے دعا فرمائی جائے (۳) غلام حسین صاحب سکرٹری مال انجمن احمدیہ دہلی جن کی خدمات پر حال ہی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ان کے اور ان کی جماعت کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرما چکے ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ (۴) لقاء اللہ صاحب اپنے بیٹے نثار اللہ صاحب کی امتحان میں کامیابی کے لئے محمد حسین صاحب کلکتہ اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے جو بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کانپور اپنے بھائی چودھری شریف احمد صاحب کی صحت کے لئے جو میعادی بخار میں مبتلا ہیں درخواست دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳ صفر ۱۳۵۷ھ

اپنے بچوں کو تختگاہِ رسول کی برکات سے محروم نہ کریں

مرکزی مدارس میں بچوں کو داخل کرنے کی اپیل

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ ناظر تعلیم و تربیت

احباب نے "الفضل" میں مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے نتائج دیکھ لئے ہوں گے۔ جیسا کہ ان ہر دو مدارس کے ہیڈ ماسٹر صاحبان نے اعلان کیا ہے۔ نیا تعلیمی سال چند دن میں شروع ہونے والا ہے۔ اور میں اس مختصر نوٹ کے ذریعہ احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو مرکزی درسگاہوں میں داخل کرا کے دنیوی فوائد کے ساتھ ساتھ دینی فوائد بھی حاصل کریں۔ ہمارے یہ ہر دو مدرسے نہایت اہم قومی درسگاہیں ہیں۔ جن میں سے ایک تو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے احمدی بچوں کو بیرونی مقامات کے زہریلے اثرات سے بچانے کے لئے قائم فرمائی۔ اور دوسری کی تجویز بھی خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں دینی علماء پیدا کرنے کی غرض سے ہوئی۔ اور اس کی باقاعدہ داغ بیل آپ کی وفات کے جلد بعد رکھی گئی۔ اگر غور کیا جائے۔ تو ہماری یہ دو درسگاہیں علوم کی دو زبردست نہریں ہیں۔ جن میں سے ایک میں تو خالص حقیقی آبشار رواں ہے۔ اور دوسری حسناتِ دارین کا مخلوط نقشہ پیش کرتی ہے۔

پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست اس موقعہ پر جبکہ نیا تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے۔ اپنے فرائض کو پہچانتے ہوئے اپنے بچوں کو قادیان بھجوانے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ یعنی جن دوستوں کے بچے پہلے سے قادیان میں تعلیم پاتے ہیں۔ وہ اس سلسلہ کو بدستور جاری رکھیں گے۔ اور جن دوستوں نے ابھی تک اپنے بچے قادیان کی درسگاہوں میں داخل نہیں کرائے۔ وہ اب اس اہم قومی۔ اور دینی فریضہ کی طرف توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

بعض لوگ یہ عذر کیا کرتے ہیں کہ بچوں کو گھر سے باہر بھیجنے سے خرچ کا بوجھ زیادہ ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ بورڈنگوں میں رہنے سے بچے اس جذباتی پرورش سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جو انہیں اپنے والدین کے زیر سایہ اپنے گھروں میں میسر ہوتی ہے۔ میں ان ہر دو باتوں کو تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن ہمارے دوستوں کو یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ کسی بات کے متعلق فیصلہ کرتے ہوئے صرف ایک پہلو کو دیکھنا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ سارے پہلوؤں پر یکجائی نظر ڈال کر اور ہر تجویز کے حسن و قبح کو زیر غور لا کر بہتر فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر اس اصل کے ماتحت بچوں کی تعلیم اور انہیں قادیان بھجوانے کے بارے میں غور کیا جائے۔ تو قادیان کی تعلیم کے پہلو کو اس قدر غلبہ حاصل ہے۔ اور اس کے اتنے عظیم الشان فوائد ہیں کہ اس کے مقابل پر نقصان کا پہلو بہت ہی کمزور اور خفیف ہے۔ قادیان میں بچوں کو تعلیم دلانے سے مندرجہ ذیل عظیم الشان فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جن سے کوئی معقول شخص انکار نہیں کر سکتا۔

اول - قادیان کی رہائش سے بچے غیر محسوس طور پر ان عظیم الشان برکات سے حصہ پاتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی وجہ سے قادیان کو حاصل ہیں ہر احمدی اس بات کو تسلیم کرے گا۔ کہ بوجہ اس کے کہ قادیان خدا کے رسول کی تختگاہ ہے۔ خدا نے اس کے اندر ایسی برکات نازل کی ہیں۔ جن سے ہر شخص جو اخلاص اور عقیدت کے ساتھ قادیان میں رہائش اختیار کرتا ہے۔ لازماً حصہ پاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح مثلاً ظاہری دنیا میں آگ کا قرب تپش پہنچانے کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ضروری ہے۔ کہ روحانی وجود اپنے قریب رہنے والوں کو اپنی برکات پہنچائیں۔

دوم - قادیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خلافت گاہ ہے۔ اور خلافت کے وجود سے جتنے روحانی فیوض خدا کے علم میں مقدر ہیں۔ ان سے ہر وہ شخص جو اخلاص کے ساتھ قادیان میں رہتا ہے۔ لازماً حصہ پاتا ہے۔

سوم - قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کے تربیت یافتہ لوگوں کی سب سے بڑی جماعت رہتی ہے۔ جو اس تعداد میں کسی اور جگہ پائی نہیں جاتی۔ اور لازماً قادیان میں رہنے والے بچے کم و بیش اس جماعت کے نیک اثر سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

چہارم :- قادیان کے سکولوں میں خواہ وہ خالص دینی سکول ہوں۔ یا مروجہ تعلیم کے سکول لازماً دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جس میں قرآن شریف حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام شامل ہیں۔ یہ تعلیم اس رنگ میں کسی اور جگہ میسر نہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ بچپن میں یہ تعلیم بہت گہرا اور بہت وسیع اثر رکھتی ہے۔

پنجم :- قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کا بورڈنگ تحریک جدید تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص نگرانی اور تربیت میں ہے ہی۔ مدرسہ احمدیہ کا بورڈنگ بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمومی تربیت کے ماتحت ایک دیندار طبقہ کی نگرانی میں ہے۔ جس میں بچوں کی ہر رنگ میں نگرانی کی جاتی ہے۔

ششم قادیان میں بچے بھجوا کر آپ اپنی قومی اور مرکزی درسگاہوں کو مضبوط کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔

ہفتم - اپنے بچوں کو قادیان کی درسگاہوں میں داخل کرا کے آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اہم مطالبہ کو پورا کرنے والے بنیں گے۔ جو حضور نے اس بارے میں تحریک جدید کے مطالبات میں شامل فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھجوایا جائے۔

یہ وہ سات عظیم الشان فوائد ہیں۔ جو اپنے بچوں کو قادیان میں تعلیم دلانے سے ہمارے احباب حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے مقابل پر خرچ کی تھوڑی سی زیادتی یا جذبات کی تھوڑی سی قربانی بے شک اپنے دائرے میں تکلیف دہ چیزیں ہیں۔ مگر ان عظیم الشان فوائد کے مقابل میں جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست اس سوال کے سارے پہلوؤں پر یکجائی نظر ڈالتے ہوئے ضرور اسی نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ قادیان میں بچوں کو بھجوانا بہرحال نہایت درجہ مفید اور بہتر ہے۔ تفصیلات کے لئے ہیڈ ماسٹر صاحبان سے خط و کتابت کی جائے۔

الکتاب والحکمۃ ۱۷

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۱۱۳- وہ جن تھا اور کافر

کسی جاہل صوفی کو ابلیس کا ذکر کرتے دیکھو تو حیران ہو جاؤ- فرماتے ہیں- وہ فرشتہ تھا- یکا موحد- دس لاکھ سال عرش کے نیچے عبادت ذکر سجدہ اور رکوع میں مصروف رہا- اس لئے اسے فرشتوں کا استاد بنا یا گیا- اس کا اسم شریف عزازیل تھا- مگر یہ قرآن مجید نہ پڑھنے کا نتیجہ ہے- ورنہ وہ فرشتہ نہیں تھا- جن تھا کان من الجنّ ففسق عن امر ربہ اور خلقتنی من نار وہ خود اپنے تئیں کہتا ہے- فرشتے تو یفعلون ما یومرون ہوتے ہیں- موحد نہیں تھا بلکہ تمام مشرکوں کا استاد عبادتوں کا کیا ذکر وہ تو ہمیشہ کا کافر تھا (کان من الکافرین) فرشتوں کا استاد نہ تھا- استاد ہوتا تو پہلے اُسی کو سجدہ کے لئے کہا جاتا نہ کہ شاگردوں کو- اسم شریف آپ کا عزازیل نہیں بلکہ ابلیس علیہ اللعنۃ اور شیطان رجیم تھا- اور آپ جیسا جھوٹا اور دھوکہ باز اور کوئی سننے میں نہیں آیا- ہاں جو اس کی ذریت ہوں وہ اسے اپنا بزرگ سمجھکر اس کی تعریف کریں تو کریں-

۱۱۴- علماء کے بائیں ہاتھ کا کرتب

حضرت مسیح ناصری کو آسمان پر چڑھانا قرآن کا نہیں بلکہ مولویوں کا کام تھا- جو یحرفون الکلم عن مواضعہ کے فن کے استاد تھے- وہ تو خیر نبی تھے ان لوگوں نے تو فرشتوں کو زانی اور ایک زانیہ کو آسمان کا تارا بنا دیا- جو چاہیں کرتے پھریں- تحریف ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے- اور انبیا کی عزت و تقدس پر ہاتھ ڈالنا ان کی پُرانی عادت- آدم کو مشرک انہوں نے کہا- ابراہیم علیہ السلام کو جھوٹا انہوں نے بنایا- داؤد علیہ السلام کو دوسروں کی جوروئیں لینے کے لئے ان کے خاوندوں کو حکمت سے مروا دینے والا کہنا انہی کا کام ہے- سلیمٰن علیہ السلام کا بہانہ سے کسی جوان عورت کی پنڈلیاں ننگی کرا کر دیکھنا ان کی ایجاد ہے- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زینب رضؓ پر فریفتہ ہو کر طلاق دلوانا ان کی خباثت ہے- خدا تعالےٰ لاکھوں صلوٰۃ و سلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھیجے کہ انہوں نے دوبارہ دنیا میں انبیا علیہم السلام کے تقدس اور عصمت کو قائم کیا- ورنہ اندھیر مچا ہوا تھا-

۱۱۵- العجب ثم العجب

ولو شئنا لرفعناہ بہا ولکنہ اخلد الی الارض یعنی ہم نے تو چاہا تھا- کہ بلعم کو نشانات عنایت کرکے اونچے مدارج عطا فرما دیں- لیکن وہ کمبخت زمین کی طرف جھک گیا- یہاں رفع اور ارض کے الفاظ کے باوجود کوئی مولوی آسمان پر اٹھایا جانا اور زمین میں گھُس جانا نہیں مانتا- بلکہ سب اس کے معنے بلندی درجات اور پستیٔ روحانی کے کرتے ہیں مگر مسیح علیہ السلام کے لئے اتنی خصوصیت اور غیرت ہے کہ اکیلے رفع کے لفظ سے ہی ان کا اس جسم کے ساتھ آسمان پر چڑھ جانا واجب ہو گیا-!!

۱۱۶- ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے

کذّبت قوم لوط ن المرسلین کذبت ثمود المرسلین- کذبت قوم نوح ن المرسلین- کذبت عاد ن المرسلین- ان آیات میں ایک رسول کو مرسلین کہا گیا ہے- اسی طرح اذا الرسل اُقّتت میں مسیح موعود علیہ السلام کو جمع کے لفظ میں بیان کیا گیا ہے- یہ اس لئے کہ ایک رسول کی تکذیب سب کی تکذیب ہوتی ہے- یہی وجہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے منکر کو جملہ انبیاء کا منکر سمجھتے ہیں- اور ان کو ایسی جماعت میں یقین کرتے ہیں جس میں جملہ انبیا کے منکر داخل ہیں- یہ ہے مسئلہ کفر و اسلام

۱۱۷- ابن اور ولد

اِبن اور اَبْ کے الفاظ سگے باپ اور بیٹے کے سوا دوسروں پر بھی آسکتے ہیں- برخلاف اس کے والد اور والدہ کے الفاظ سگے ماں باپ کے لئے ہی آتے ہیں- مثلاً تعالوا ندع ابنائنا وابناءکم میں حضرت علی رضؓ بھی آ سکتے ہیں- ما وجدنا علیہ آبائنا میں سب بزرگ داخل ہیں- اسی طرح یہ الفاظ اَبْ اور اِبن کے کنیتوں وغیرہ کے ساتھ بھی آتے ہیں- جیسے ابو لوفا اور ابن السبیل مگر والد اور ولد اس طرح نہیں آتے- قرآن مجید نے ابناء اللہ ہونے کی تردید نہیں فرمائی- بلکہ ولد کی تردید فرمائی ہے- اور ابناء اللہ کا استعارہ قبول کیا ہے- اور فرمایا ہے- کہ اگر تم ابناء اللہ ہو- تو پھر تم پر عذاب کیوں آتے ہیں- ہاں ولد کے لئے کہا ہے ما کان للہ ان یتخذ ولداً سبحٰنہ

اوپر کے بیان سے تین دقتیں حل ہو گئیں-

اول یہ کہ جنت میں جو ولدان ملیں گے وہ جنتیوں کی اپنی حقیقی اولاد ہو گی- جو دنیا میں بچپن کی عمر میں فوت ہو چکی ہو گی- پس آریہ کا وہ اعتراض "لونڈوں" والا جاتا رہا-

دوسرا اعتراض حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اَبْ آذر کے متعلق بھی صاف ہو گیا- کیونکہ اَبْ چچا بھی ہو سکتا ہے-

تیسرے ابناء اللہ کی اصطلاح اور استعارہ کے معنے بھی واضح ہو گئے- مطلب یہ کہ اللہ کے بہت پیارے نہ کہ بیٹے جیسا کہ مسیح مانا جاتا ہے-

۱۱۸- خط وکتابت کا طریق

قرآن مجید نے جہاں ہر طرح کی تعلیمیں سکھائی ہیں- وہاں خط وکتابت کی تعلیم بھی دی ہے- چنانچہ ایک نمونہ خط کا یہ ہے-

انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان لا تعلوا علیّ واتونی مسلمین

یعنی پہلے لکھنے والے کا تعارف ہو یعنی نام و پتہ- پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس کے بعد مضمون مختصر to the point تا اب دنیا نے یہی طریقہ ایک لمبے تجربہ کے بعد حاصل کر لیا ہے- اور اسی پر عمل کرتے ہیں- مگر خود مسلمان یعنی ناواقف قرآن مسلمان ابھی تک بحضور فیض گنجور برج کوکب سعادت- ضیائے دین و ملت بدر ہدایت حضرت قبلہ و کعبہ حاجی الحرمین الشریفین- نجیب الطرفین مصدر فیوض ربانی واقف رموز نہانی و پنہانی وغیرہ وغیرہ- دو ورق صرف القاب کے- پھر مضمون وہ شیطان کی آنت کہ خدا کی پناہ- اور آخر میں فقیر حقیر پر تقصیر- نفس کا اسیر ناکارہ بے چارہ نالائق کمترین فدوی- احمق الحمقاء- واجہل الجہلا- عاجز خاکسار- خاکپائے بزرگان- کفش بردار برادران و خوردان..... عفی اللہ عنہ- اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ؂

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بے مثال علوم

تمام علوم کا سرچشمہ الہام الٰہی ہے

از جناب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

قرآن میں الہام الٰہی کا ذکر

دُنیا کی دوسری الہامی کتب نے باوجود الہامی ہونے کے الہام کی ضرورت اور اس کے فوائد کے لحاظ سے الہام کے متعلق کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ لیکن قرآن کریم الہام الٰہی کے متعلق جو کچھ بیان فرماتا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ والشمس وضحٰها والقمر اذا تلٰها والنهار اذا جلّٰها والّيل اذا يغشٰها والسماء وما بنٰها۔ والارض وما طحٰها ونفس وما سوّٰها فالهمها۔ فجورها وتقوٰها قد افلح من زكّٰها وقد خاب من دسّٰها۔ ان آیات کا مطلب یہ ہے۔ کہ سُورج اور اس کی روشنی۔ چاند اور اس کا سورج کی پیروی کرنا۔ اور پیروی سے روشنی ہونا۔ دن اور اس کا اجالا۔ رات اور اس کا سُورج کے لئے پردہ بننا۔ آسمان اور اس کی وُہ غرض جس کے لیے بنایا گیا۔ زمین اور جس غرض کے لئے زمین کو بنا کر فرش کی طرح بچھایا گیا۔ اور نفس انسانی اور اس کے وُہ کمالات جن کی بنا پر وُہ ان تمام اشیاء متذکرہ کی مساوات میں پیش کیا گیا۔ پھر اس کے بعد اسے الہام کیا اور الہامی طور پر اسے ان سب راہوں سے آگاہ کیا جو فجور اور تقوٰے کی راہیں تھیں۔ تا انسان اگر چاہے۔ تو تزکیۂ نفس سے کامیابی حاصل کرے۔ جو اعلےٰ علیین تک پہونچنے کی ترقی سے تعبیر کی گئی۔ اور چاہے۔ تو تزکیۂ نفس کے خلاف سفلی خذبات کے نیچے اپنے نفس کو گاڑ دے۔ اور ناکامی اور نامردی سے تنزلات میں گرتے گرتے اپنے تئیں اسفل السافلین یعنی نیچے سے نیچے طبقہ کی پستی میں گرا دے۔ ان اشیاء مذکورہ کو جن کی قسم کو بطور شہادت اور دلیل کے پیش کیا گیا ہے۔ ان میں کئی طرح کے حقائق اور کئی طرح کے مطالب پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض کو بطور نمونہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:۔

عالمِ کبیر اور عالمِ صغیر

اوّل یہ کہ چونکہ نفسِ انسانی کائناتِ عالم کے اثرات مختلفہ سے متأثر ہونے کے ساتھ وجود پزیر ہوتا ہے۔ اس لئے اسے تمام کائنات عالم کے ذرات سے تاثرات اور تاثیرات کی کیفیات متناسبہ کے باعث تشارک کی مناسبت پائی جاتی ہے لہذا اسی بناء پر تمام کائنات عالم کو عالم کبیر اور انسان کو اس کے مقابل عالم صغیر قرار دیا گیا ہے۔ اور دونوں کی حیثیت ایک دوسرے کے مقابل اجمال اور تفصیل کی ہے۔ جیسے دانے اور درخت کی کہ جو کچھ درخت میں تفصیل کے ساتھ پایا جاتا ہے وُہ سب کچھ دانہ میں اجمالاً موجود ہے۔ یا جس طرح جو کچھ قرآن کریم میں بالتفصیل ہے۔ سورہ فاتحہ میں اجمالاً مذکور ہے۔ پس انسان جہان کے بالمقابل جو عالم کبیر ہے اور خدا کی فعلی کتاب ہے۔ عالم صغیر ہونے سے بیج اور سورہ فاتحہ کی اجمالی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جس طرح ہر ایک عقلمند اس بات کو بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ دانہ کا وجود اگرچہ درخت کے بالمقابل بالکل چھوٹا سا ہے۔ لیکن اپنی جامع حیثیت کے رُو سے اس درخت کے برابر ہے جس کا وُہ بیج ہے۔ اسی طرح انسان کی نسبت بھی ونفسٍ وما سوّٰها کے الفاظ میں اس حقیقت کا اظہار فرمایا گیا۔ کہ انسان کا نفس بلحاظ اپنی حقیقت جامعہ کے ان سب چیزوں کے مساوی ہے۔ جن کا سورہ شمس کی ابتداء میں ذکر کیا گیا:۔

آسمانی وزمینی خواص اور نفس انسانی

دوم یہ کہ انسان کے نفس میں ان اشیاء مذکورہ کے خواص مؤثرہ اور متاثرہ کی کیفیت بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً سُورج کی طرح وُہ دُنیا میں علمی اور روحانی انوار کے لحاظ سے ضیا باری بھی کرنے والا ہے۔ اور چاند کی طرح وُہ کسی آفتاب صفت ہستی کی پیروی سے اپنے تئیں روشن کر کے رات کے مشابہ تاریک زمانہ میں چاند کی طرح روشنی بھی دیتا ہے۔ چنانچہ الہامی ذرائع سے جن علوم کی اشاعت کی جاتی ہے۔ اس کے افاضہ اور استفاضہ کی نسبت کو سورج اور چاند کی مماثلت میں ہی پیش کیا گیا۔ چنانچہ فرمایا الرحمٰن علم القراٰن خلق الانسان علمه البيان۔ الشمس والقمر بحسبان والنجم والشجر يسجدان والسماء رفعها ووضع الميزان الا تطغوا فی الميزان واقيموا الوزن بالقسط ولا تخسروا الميزان یعنی خدا ئے رحمان نے محض اپنی رحمانیت کے تقاضے سے قرآن کو پیش کیا اور اسکی تعلیم کے لئے پہلے ایک موزون طبیعت اور مناسب فطرت کے انسان کو پیدا کیا جسے قرآنی تعلیم کے حقائق بیان کرنے کے لئے کامل طور پر قوتِ بیانیہ عطا کی گئی۔ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو قرآن کے معلم اول ہونے کے لحاظ سے مذہبی دُنیا۔ اور آسمانِ شریعت کا سورج قرار دیا گیا۔ اور اس سے مقام نیابت اور خلافت پر فائز ہونے والوں اور اس آفتاب نبوت سے مظہریت کا مرتبہ حاصل کرنے والوں کو قمر اور چاند کی حیثیت میں ظاہر کیا گیا۔ اور سورج چاند اپنے اپنے دائرہ عمل میں حکم نگار ہے ہیں اور النجم اور الشجر یعنی مفروش بوٹیاں اور بڑے بڑے درخت جو زمین سے اُگے ہوئے ہیں اور آسمانی پانی سے پرورش یافتہ ہیں۔ جو مثلاً كلمة طيبة كشجرة طيبة کی تعبیر میں عقل انسانی اور ادراک ہے جو فطرت سلیمہ کی زمین سے اُگتے اور آسمانی والہامی علوم کے لئے بطور ساجد اور تابع کے ہیں اور ایک قانون کے ماتحت ہاں جب سُورج اور چاند دونوں نہ ہوں تو تاریکی کے زمانہ میں ایسے خیالات کا پیدا ہونا جو مذہبی تعلیم میں اختلافات کا باعث بنتے ہیں۔ یہ بھی ایک طرز فن طبعی کا نتیجہ ہوتا ہے لیکن ان کے مقابل فرمایا۔ آسمان کو رفعت دی گئی۔ یعنی وہ علمی انوار جو آسمانی سُورج اور چاند کے ذریعہ جلوہ نما ہوتے ہیں رفعت انہی آسمانی علوم کو حاصل ہوتی ہے۔ نہ کہ ان النجم اور الشجر کو جو زمینی چیزیں ہیں۔ اور جو سفلی خذبات کے نیچے تاریک خیالات کے طور پر بھی پائی جاتی ہیں۔ پھر فرمایا کہ آسمان کے لئے سورج اور چاند کے ذریعہ رفعت کا حاصل ہونا اور النجم اور الشجر جو زمینی ہیں اسکے لئے آسمانی رفعت کے بالمقابل سجود یعنی انکسار کی حالت میں پایا جانا اور مقابلہ کے وقت ان باتوں کا ظہور بلحاظ میزان کے ہے۔ پس جب ہر ایک چیز کے اندازہ کے لئے میزان عدل پائی جاتی ہے۔ تو گویا رفعتِ سماء اور سجود نجم وشجر کے لئے بھی ایک میزان قائم ہے۔ پس تمہیں چاہیئے کہ نفس کی ضد اور تعصب سے جو ایک طغیانی اور حدود قانون کو پامال کرنے کی حالت ہے میزان عدل میں اس سے کام نہ لو۔ اور وزن اور عدل کا لحاظ رکھو۔ اور جو بھی کسی چیز کے پرکھنے کے لئے میزان ہو۔ اس میں خسارہ نہ آنے دو۔ تا تم پر آسمانی علوم کی رفعت اور زمین کے تاریک خیالات کی پستی کا صحیح صحیح اندازہ معلوم ہو سکے۔ تا عدل اور انصاف کی رعایت سے حق اور صدق کو قبول کرنے میں آسانی ہو۔ اور تا عقل انسانی آنکھ کی طرح سورج اور چاند کی روشنی سے فائدہ حاصل کرنے والی ہو۔ نہ کہ اسکی مخالفت سے ظلمت کے تاریک خیالات میں مبتلا ہونے والی۔

اور جس طرح نفس انسانی میں معانی طور پر سورج اور چاند کے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہے۔ اسی طرح دن اور رات اور آسمان اور زمین کے صفات اور خواص سے بھی نفس انسانی کو حصہ ملا ہوا ہے جس کی تشریح اور توضیح کو بخوف طوالت ترک کیا گیا۔

انسان سب مخلوق کا مخدوم ہے

سوم یہ کہ سورۃ والشمس کی ابتدائی آیات میں جن اشیاء کو پیش کیا گیا ہے ان کے ذکر سے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا۔ کہ انسانی نفس اپنی استعداد کے لحاظ سے کامل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ یہ سب چیزیں یعنی سورج اور چاند اور دن اور رات۔ اور آسمان اور زمین مع اپنے لوازمات اور تاثیرات اور خصوصیات اور خواص کے نفس انسانی کی تکمیل کے لئے تعاونی طور پر افاضہ تربیت کا سلسلہ جاری نہ رکھیں

جیسا کہ آیت وسخر لکم ما فی السموات و ما فی الارض جمیعاً سے بھی اسی امر کی تائید ہوتی ہے۔ یعنی یہ کہ خدا تعالےٰ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ سب کا سب تمہاری خدمت تربیت اور خدمت افاضہ میں لگا دیا ہے۔ اور ان چیزوں کی خدمات کا میسر آنا بجز اس کے کہ اللہ تعالےٰ اپنی جناب سے اور اپنی رحمانیت سے انتظام فرماتا ناممکن تھا۔ کیونکہ وہ چیزیں یعنی سورج چاند وغیرہ جن تک انسان کی رسائی ہی محالات سے ہے۔ انہیں تسخیر کر کے ان سے خدمات افاضہ حاصل کرنا تو اور بھی بعید از امکان تھا۔ لیکن یہ سراسر رحمت اور دست قدرت کے تصرفات کی بات ہے۔ کہ عاجز اور ضعیف انسان کی خدمات کے لئے رب کی سب مخلوقات کو مسخر کیا گیا۔ اور سب مخلوقات کو خادم اور انسان کو ان سب کا مخدوم بنا دیا گیا۔

شرک سے منع کرنے میں حکمت

اللہ تعالےٰ کا شرک سے منع کرنا بھی اسی حکمت کے ماتحت ہے۔ کہ اس سے انسان کی مخدومانہ شان اور اللہ تعالےٰ کی معبودانہ شان کی توہین اور ہتک ہوتی ہے۔ اسی بنا پر شرک کو ظلم قرار دیا گیا۔ ان الشرک لظلم عظیم اور نیز فرمایا کہ من یشرک باللہ فکانما خر من السماء یعنی جو شخص اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائے وہ گویا سب سے بلند تر آسمان کی بلندی سے گرا۔ کیونکہ آسمان جو اوپر سے اوپر اور بلند سے بلند تر بھی ہے وہ مخلوق کی حد کا مقام اور مخلوقات کے بلند ترین مقام کی چوٹی ہے۔ اور انسان مخدوم ہونے سے ان سب مخلوقات کی چوٹی سے اوپر مقام رکھتا ہے۔ اب اگر انسان کسی کو خدا کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا۔ تو انہی مخلوقات میں سے جو اس کے پاؤں کے نیچے خادمانہ حیثیت کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔ اور انسان کی خادم ہونے سے تو وہ اپنے مخدوم انسان کی بھی برابری نہیں کر سکتیں چہ جائیکہ انسان کے معبود کی وہ برابری کر سکیں۔ پس جب بھی انسان خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا ہے تو اپنی مخدومانہ شان کے بلند ترین مقام سے نیچے گرتا اور ایک بہت بڑی ترقی سے تنزل کو اختیار کرتا ہے۔ اس لئے شرک کرنے سے انسان کی سخت توہین اور اس کے لئے بدترین تنزل اور ذلت ہے۔ اور نہ صرف اس کے لئے بلکہ خدا تعالےٰ کے لئے بھی جو معبود برحق اور حقیقی قابل پرستش ہے۔ پس کائنات میں چونکہ دو ہی بڑی ہستیاں ہیں ایک انسان جو مخدوم العالمین ہے دوسرا خدا تعالےٰ جو معبود العالمین ہے۔ اور شرک سے دونوں پر زد پڑتی ہے۔ اس لئے شرک کو بدترین گناہ قرار دیا گیا۔ پھر شرک کو فطری بدی قرار دیا ہے۔ اور شرک کو گناہ قرار دینا انسانی فطرت کے احساس [illegible] کیا گیا ہے۔ کیونکہ انسان بھی اپنے لئے توحید کو ہی پسند کرتا ہے۔ جیسا کہ اس کے باپ کے ساتھ اگر کوئی کسی کو شریک ٹھہرائے۔ کہ تمہارے دو یا تین یا اس سے زیادہ باپ ہیں تو وہ اس شرک کو اپنے لئے اور اپنی ماں کے لئے گندی گالی سمجھتا ہے اور اپنی ساری عزت باپ کی توحید میں سمجھتا ہے۔ اس لئے خدا نے فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم کے ارشاد میں خدا کی توحید کی غیرت کو محسوس کرانے کے لئے باپ کی توحید کی غیرت کو پیش کیا۔ اسی طرح الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة فرما کر زنا اور شرک کو ایک مد میں رکھ کر زنا کی بدی کے احساس سے شرک کی بدی کا احساس کرایا۔ چنانچہ ہر ایک شوہر اپنی بیوی سے توحید کا مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی بیوی اسے واحد قرار دے اور اس کے ساتھ کسی دوسرے انسان کو خواہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی ہو شوہریت کے حق میں شریک نہ ٹھہرائے۔

اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سجدہ خدا کے سوا کسی دوسرے کے لئے جائز ہوتا۔ تو عورت کو اپنے شوہر کے لئے ہوتا۔ اس لئے جس طرح بندہ کا خدا ایک ہے اسی طرح عورت کا بھی شوہر ایک ہی ہے۔

الہام کی ضرورت

چہارم یہ کہ سورۃ والشمس کی آیات مرقومۃ الصدر میں الہام کی ضرورت کو پیش کیا گیا ہے۔ کہ جس طرح انسانی زندگی کے قیام اور بقا کے لئے سورج۔ چاند۔ دن۔ رات۔ آسمان زمین ان سب چیزوں کے قیام اور بقاء کی ضرورت اور سخت ضرورت ہے جن میں سے کسی ایک کی کمی بھی انسان کو زندگی سے محروم کر دیتی ہے۔ اور انسانی وجود کی تمام [illegible] خارج پائی جاتی ہے۔ اسی طرح ان سب چیزوں کی ضرورت کے برابر انسان کے لئے الہام الہیٰ کی بھی ضرورت ہے اور بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ الہام الہیٰ کے سوا انسان بالکل حیوان لایعقل اور کالانعام کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ الہام سے ہی انسان کو بولیاں سکھائی گئی ہیں۔ اور الہام سے ہی تمام ایجادیں اور صنعتیں جو ضروریات زندگی کے لئے مفید ہیں سکھائی گئیں۔ اور الہام سے ہی تمام علوم دینی و دنیوی ظہور میں آئے الہام کی انسانی زندگی کے انواع اقسام کے مقاد کے لئے وہی ضرورت ہے جو تاریکی کے لئے سورج اور چاند کی اور آنکھ کے لئے خارجی روشنی کی اور کان کے لئے کلام سننے کے وقت ہوا کی اور کلام کے لئے زبان کی۔ اور خوشبو سونگھنے کے لئے ناک اور قوت شامہ کی۔ اور مردہ زمین کے لئے بارش کی۔ اور مردہ وجود کے لئے روح حیات کی۔ چنانچہ قرآن کریم اور اس کے تمام پیشگردہ علوم جو عجائبات سے ہیں اور جن کا ظہور محض ایک اسی کے ذریعے وقوع میں آیا۔ یہ سب اعجازی کرشمے الہام اور صرف الہام ہی کے ہیں۔ ایسا ہی تمام کتب سماویہ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تورات۔ زبور انجیل وغیرہ کی شکل میں نازل ہوئیں الہام الہیٰ ہی کی مختلف صورتیں تھیں جو مختلف زبانوں میں جلوہ نما ہوئیں۔ اور سب سے بڑھ کر الہام الہیٰ کی تجلیات عظیمہ کا ظہور جس قدر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے پایا گیا۔ وہ تو ایک بحر ناپیدا کنار ہے۔ جس کا احاطہ کرنا انسان کے حیطۂ ادراک سے باہر ہے۔

الہام کے ذریعہ انکشافات

ہاں الہام کے ذریعہ بعض انکشافات کا علم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظہور میں آیا۔ ان کا کچھ نمونہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) تورات کی کتاب استثنا میں موسےٰ علیہ السلام کی قبر کی نسبت لکھا ہے۔ کہ "موسےٰ خدا کا بندہ موآب کی سرزمین میں مر گیا۔ اس کی قبر کو کوئی نہیں جانتا۔" قوم یہود کا عظیم الشان نبی صاحب شریعت لیکن قوم اس کی قبر سے اس قدر ناواقف کہ خدا کی الہامی کتاب میں بھی الحاقی طور پر قبر کا لاپتہ ہونا لکھ دیا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسےٰ کے بعد بیسویں صدی میں پیدا ہو کر فرماتے ہیں۔ "موسےٰ نے وفات کے وقت اللہ تعالےٰ سے یہ تمنا کی۔ کہ ان یدنیه من الارض المقدسة رمیة بحجر فقال رسول اللہ صلعم لو کنت ثم لاریتکم قبره الی جانب الطریق تحت الکثیب الاحمر (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۳۲) یعنے موسےٰ نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا۔ کہ وہ اسے ارض مقدسہ کے قریب کر کے موت دے۔ اگر چہ ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ کے قریب ہی ہو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اس جگہ ہوتا تو تمہیں موسےٰ کی قبر دکھا دیتا۔ وہ راستہ کے پاس ایک سرخ ٹیلہ کے نیچے واقع ہے۔

۲- فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت آپ کے سامنے غرق ہو کر مرا۔ اس کی نسبت قوم یہود اور نصاریٰ سے کسی نے بھی نہ بتایا۔ کہ اس کی لاش کدھر گئی۔ آیا غرق ہو گئی یا کسی جانور نے اسے کھا لیا یا پرندوں نے اسے نوچ اور کھا کر اپنے پیٹوں میں بھر لیا۔ یا کسی جگہ اسے دفن کر دیا گیا۔ ایک لمبے زمانہ تک جو بیس صدیوں کے قریب کا زمانہ ہے۔ گذرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہو کر بعد مبعوث ہوتے ہیں۔ پھر آپ پر قرآن خدا کی الہامی کتاب نازل ہوتی ہے اس میں سورۂ یونس اترتی ہے۔ اور اس میں اس غیبی امر کا انکشاف اس طرح کیا جاتا ہے حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدۡرَکَہُ الۡغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیۡۤ اٰمَنَتۡ بِہٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِیۡلَ وَ اَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۔ آٰلۡـٰٔنَ وَ قَدۡ عَصَیۡتَ قَبۡلُ وَ کُنۡتَ مِنَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ۔ فَالۡیَوۡمَ نُنَجِّیۡکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوۡنَ لِمَنۡ خَلۡفَکَ اٰیَۃً ؕ وَ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ ۔ یعنی جب فرعون غرق ہونے لگا۔ تو موت کا منظر آنکھوں کے سامنے آنے سے اُس نے خدا کو اور اس کی توحید کو تسلیم کر لیا۔ تب اسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ جواب ملا کہ اب ایمان لاتا ہے۔ حالانکہ اس موت کے وقت سے پہلے پہلے تو نے عصیاں میں فساد کے ساتھ ہی وقت گذارا۔ ہاں آج تجھے نجات صرف تیرے بدن کے لحاظ سے دی جاتی ہے۔ یعنی تیرا بدن سلامت رکھا جائے گا۔ تاکہ تو پچھلے لوگوں کے لئے نشان عبرت ہے۔ اور باوجودیکہ یہ نشان عبرت دنیا میں موجود رکھا گیا ہے۔ لیکن آج تک کے لوگ اور اکثر لوگ اس نشان عبرت سے جو فرعون کی لاش کے سلامت رکھے جانے کے متعلق دنیا میں قائم کیا گیا ہے۔ بالکل غافل اور بے خبر ہیں۔ اور اس آیت میں ایک طرف تو فرعون کی لاش کے محفوظ رکھے جانے کا علم دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف اسی آیت سے ابوجہل جو مثیل فرعون تھا۔ اور جیسے قرآن کریم میں اور حدیث نبوی میں مثیل فرعون قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ہلاک ہونے کی پیشگوئی ہے۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو تو یقین تھا کہ وہ ضرور ہلاک ہوگا لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین اور مخالفین جو صحابہ کے بالمقابل کثرت کے ساتھ پائے جاتے تھے۔ وہ اس بات سے غافل تھے۔ کہ ابوجہل بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو مثیل موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ایسا ہی ہلاک ہونے والا ہے۔ جیسا کہ فرعون موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں۔ چنانچہ وَ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ ۔ سے اسی بات کا اظہار فرمایا گیا۔

اب دیکھو قریبا ساڑھے تین ہزار کے قریب زمانہ گذرنے پر آثار قدیمہ کی تفتیش کرنے والوں نے اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ کی پیشگوئی کے مطابق فرعون کی لاش کو جو ایک محفوظ جگہ سے دستیاب ہوئی۔ اسے نکال کر قاہرہ کے عجائب گھر میں رکھا ہے۔ جسے آج کے زمانہ کے لوگ بنظر استعجاب دیکھتے اور اسے عجائبات نادرہ سے سمجھتے ہیں۔

لیکن قرآن کریم کا اس لاش کے محفوظ برآمد ہونے اور سلامت رہنے کے متعلق آج سے تیرہ سو سال پہلے اس بات کی اطلاع کو بذریعہ الہام الٰہی ایک امی کے توسط سے دنیا میں شائع کرنا پھر ایسے ملک میں جو علمی روشنی سے اس وقت بالکل محروم اور تاریک پڑا تھا کیا ایسا اعجازی علم کسی بشری عقل اور ادراک کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔؟

۳- پھر حضرت مسیح ابن مریم جس کی موت قوم یہود اور قوم نصاریٰ دونوں کے مسلمات کے رو سے صلیب پر ہوئی۔ اور یہود کے نزدیک وہ صلیبی موت کے بعد ایک قبر میں رکھے گئے اور عیسائیوں کے نزدیک وہ قبر سے زندہ ہو کر نکلے۔ اور آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ ان کے متعلق باوجود ان دونوں قوموں کے اتفاق کے کہ مسیح صلیبی موت سے مرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قرآنی وحی اور الہام الٰہی کی بنا پر مَا قَتَلُوۡہُ وَ مَا صَلَبُوۡہُ کا اعلان کرتے ہوئے زور سے اس بات کی تردید کرتے ہیں۔ کہ مسیح نہ قتل ہوئے اور نہ ہی صلیب پر مرے۔ بلکہ آیت وَ اٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیۡنٍ میں بتایا کہ خدا نے مسیح اور ان کی والدہ کو صلیبی حادثہ کے پیش آنے کے بعد ہجرت کے ذریعہ ایسے علاقہ میں جگہ آرام کی دی۔ کہ جس میں بہت بڑا زرخیز علاقہ اور بہت بڑا پہاڑ اور چشمے پائے جاتے ہیں۔ اب اس زمانہ میں نئی تحقیق سے ایسے حالات اور واقعات کتب تاریخ سے ظاہر ہو گئے۔ کہ جن سے ثابت ہو گیا۔ کہ فی الواقع حضرت مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے۔ بلکہ انہیں غشی آگئی اور انہیں مردہ سمجھکر اتار دیا گیا۔ اور جب انہیں ہوش آیا تو وہ بموجب حدیث نبوی کہ اوحی اللہ الی عیسی ان انتقل من مکان الی مکان لئلا تعرف فتوذی ہجرت فرما کر نصیبین کی راہ سے ہوتے ہوئے کشمیر کی سرزمین میں آئے کیونکہ افغان اور کشمیری قوم دونوں قومیں اسرائیلی تھیں۔ اور مسیح نے ان کو بھی پیغام پہنچانا تھا۔ اس لئے ہجرت کی تقریب سے آپ افغانستان سے ہوتے ہوئے کشمیر پہونچے۔ اور سرینگر کشمیر میں آج ان کی قبر کا پتہ بھی لگ گیا جو اسرائیلی قبروں کی طرز پر پائی جاتی ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے رسالہ "کشف الغطاء" اور "مسیح ہندوستان میں" سارے واقعات کو اکٹھا کر کے اس بات پر کہ مسیح علیہ السلام جیسا کہ قرآن اور حدیث نبوی سے ثابت ہوتا ہے کہ طبعی موت سے فوت ہو چکے ہیں اور صلیبی موت سے نہیں مرے۔ بلکہ ہجرت کے ذریعہ سیاحت کو اختیار کیا۔ خوب روشنی ڈالی۔ اور آج مسیح کے زمانہ صلیب سے لے کر اب تک قریبا دو ہزار سال کی مدت ہوتی ہے۔ کہ قرآن کریم کے الہامی الفاظ کے مطابق ایک نیا انکشاف مسیح کی طبعی موت اور مسیح کی قبر کے متعلق پایا گیا۔ اور جس طرح قوم یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کہلا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے بے خبر رہی۔ لیکن حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد بیسویں صدی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مثیل موسےٰ تھے۔ انہوں نے آکر موسیٰ علیہ السلام کی قبر کا پتہ دیا۔ کہ وہ ایک سرخ ٹیلہ کے پاس ہے۔ اسی طرح مسیحؑ کی طبعی موت اور مسیحؑ کی قبر سے خود مسیحؑ کی قوم جو نصاریٰ ہے۔ بالکل بے خبر تھی۔ لیکن مسیح کے بعد بیسویں صدی میں آکر حضرت سیدنا مرزا غلام احمدؑ مسیح مہدی علیہ الصلوٰة والسلام نے جو مثیل مسیح تھے انہوں نے آکر اس راز سربستہ کا جو مسیح کی طبعی موت اور مسیح کی قبر کے متعلق مخفی در مخفی حالات میں مستور چلا آتا تھا۔ قرآن کریم کے الہامی الفاظ سے ایک مفصل اور مبسوط تحقیق کے ساتھ انکشاف فرمایا۔ جس کی تصدیق کے لئے تمام دنیا کی عقلیں اور روحیں جھک گئیں ؛

زمینیں پانی کی مار سے کیونکر محفوظ رہ سکتی ہیں

رسالہ موسومہ "آسٹریلین فاریسٹری" میں مندرجہ عنوان موضوع کے متعلق ماہر خصوصی مسٹر رسل گرہویڈ نے بعض بے حد دلچسپ اور سبق آموز خیالات ظاہر کئے ہیں۔ جہاں تک پانی کی مار کا تعلق ہے۔ ہندوستان کے حالات آسٹریلیا سے ملتے جلتے ہیں لہذا ہم بھی ان خیالات سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ پنجاب کے نشیبی کوہستانی جنگلوں میں پانی کی مار سے اس درجہ تباہی رونما ہوئی ہے۔ کہ محکمہ جنگلات پنجاب ایسی تدابیر وضع کرنے میں مصروف ہے جن پر عمل کرنے سے زمینوں کو مزید نقصان سے بچایا جا سکے۔ مسٹر گرہویڈ نے بجا طور پر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اس مسئلہ کا تعلق صرف پیشہ ور ماہرین جنگلات ہی سے نہیں۔ بلکہ بہ حیثیت مجموعی تمام لوگوں سے ہے اور ہر اس شہری کو جسے اپنے ملک کے آئندہ سود و بہبود کا خیال ہے۔ اس کی اہمیت سے باخبر کر دینا چاہئیے۔

مسٹر موصوف کی تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ سطح زمین کو چار یا پانچ صورتوں میں نقصان پہنچتا ہے۔ ایک طرف تو وہ علاقے ہیں جہاں بارش بہت زیادہ پڑتی ہے۔ اور ان کے مقابلہ میں کئی ایسے رقبے ہیں جو بے حد خشک ہیں۔ بعض علاقوں میں دریاؤں کی طغیانی نقصان پہنچاتی ہے اور آبی گذرگاہیں مٹی سے پٹ جاتی ہیں جن حلقوں میں کم بارش ہوتی ہے۔ وہاں آبی گذرگاہیں خراب ہو جاتی ہیں اور پانی کو روکنے والے بند سیلاب کے ساتھ آنے والی مٹی سے بھر جاتے ہیں۔ اور چراگاہیں برباد ہو جاتی ہیں۔ بعض جگہ زمین کی سطح بہ جاتی ہے۔ جس سے نباتاتی رقبوں اور سڑکوں اور ریلوے لائنوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ پھر ایسے علاقے بھی ہیں جہاں مال مویشی کے لئے جن قدرتی درختوں۔ جھاڑیوں اور پودوں کی شکل میں چارہ کا سامان موجود ہوتا ہے وہ سب برباد ہو جاتے ہیں ایک عام شہری کی نظروں میں زمین کی بربادی اور اس کے ساتھ اقتصادی نقصانات کو بحث کی اغراض کے لئے "پانی کی مار" کے تحت میں لایا جا سکتا ہے۔

آگے چل کر مسٹر گرہویڈ رقمطراز ہیں "ایک عام آدمی بھی جسے اس مسئلہ کی ماہیت کا علم نہ ہو اس امر کو تسلیم کریگا کہ زمین کے خراب ہونے کی جو مختلف اور گوناگوں صورتیں ہیں۔ ان کے تدارک کے جداگانہ علاج کی ضرورت ہے لیکن اس قسم کی موشگافیوں یعنی علیحدہ علیحدہ طریق انسداد کی تجویز کو بروئے کار لانے کا اصل وقت وہ ہے جب بہ حیثیت مجموعی ساری قوم اس مسئلہ کی طرف توجہ دے۔"

مسٹر موصوف کی رائے میں اس مسئلہ کے متعلق تساہل سے کام لینے کے یہ معنی ہیں کہ آئندہ نسلوں کے خلاف ایک مجرمانہ غفلت کا برتاؤ کیا جا رہا ہے اور دور جہالت میں بربادی و تباہی کا جو عمل کھلے بندوں جاری رہا اسے علم اور روشنی کے زمانہ میں جاری رہنے دینا واقعی ایک جرم سے کم نہیں۔ دریاؤں میں کثرت اور تیزی سے طغیانیاں آتی ہیں۔ آبی ذخائر اور پانی کے بندوں میں مٹی بیش از بیش پیمانہ پر جمع ہوتی ہے دریا کے بہاؤ میں فرق آ رہا ہے۔ آبی رقبہ خشک ہو رہا ہے۔ چھوٹے پودے اور درخت اور جھاڑیاں جو چارہ کا کام دیتی ہیں نظر سے غائب ہو رہی ہیں یہ ایسے واقعات ہیں۔ جن سے ایک ہوشمند دیہاتی متاثر ہوتا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ شہری پر اس کا کوئی اثر نہ ہوتا ہو۔ لیکن پانی پر جو بیش از بیش بندشیں کی جا رہی ہیں ان سے اور ساحلی شہروں میں بارش کے تباہ کن اثر سے شہر کے ہر بالغ شخص کو یقین ہو جانا چاہئیے۔ کہ اب وہ حالت نہیں رہی جو ان کے جوانی کے ایام میں تھی۔ ایک معمولی شخص کے لئے جس نے واقعات کا مطالعہ کیا ہے۔ زمین کی بربادی ایک ایسی ٹھوس حقیقت ہے۔ کہ اس پر زور دینا تحصیل حاصل ہے ضرورت ہے تو اس بات کی کہ مزید نقصان کو روکنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔ جبکہ محکمہ جنگلات پنجاب نے اس حقیقت کو بارہا ظاہر کیا ہے۔ زمین کی بربادی کا باعث یہ ہے۔ کہ جنگلاتی رقبوں میں زیادہ چرائی اور کٹائی اور آتش زدگی کے ذریعہ بارش کے پانی کو جذب کرنے کی طاقت نہیں رہتی۔ ظاہر ہے کہ جنگلوں میں اکثر اوقات دیدہ دانستہ آگ لگا دی جاتی ہے تاکہ نئی گھاس دستیاب ہو سکے اور اس بربادی سے جو بھاری اقتصادی نقصان پہنچتا ہے۔ اس کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ جیسا کہ مسٹر گرہویڈ بجا طور پر کہتے ہیں "یہ ناممکن ہے کہ جنگل کو دونوں طرف سے آگ لگا دو۔ اور پھر اس سے فائدہ بھی اٹھاؤ"۔ آپ نے آگے چل کر اس نباتاتی ذخائر کی قدر و قیمت کو ظاہر کیا ہے۔ جو ہر قسم کی زمینوں اور رقبوں کو محفوظ رکھتے ہیں۔ خواہ وہاں بڑے بڑے درختوں کے قدرتی جنگل ہوں یا موسمی گھاس اگتی ہو۔ اس مسئلہ کے کامیاب حل کا تقاضا ہے کہ انفرادی حیثیت میں شہری اپنی طرف سے بھی کسی قدر قربانی کا ثبوت دیں۔ بہرحال تعلیم۔ تغیر پذیر حالات اور حفاظت خود اختیاری کا احساس اور مشترکہ سود و بہبود کی اجتماعی خواہش کا یہی تقاضا ہے کہ اس قربانی کا لازمی طور پر ثبوت دیا جائے۔ لہذا اس اہم مقابلہ میں بہ طیب خاطر ایثار دکھانا چاہئیے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۷ مارچ ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

No.	Name	Place	No.	Name	Place
372	Brother Zaina	Tabora Africa	394	Brother Eduamae houreme	Chicago (U.S.A)
373	" Taboradi	" "	395	" Amina Mohd	"
374	" Touse	" "	396	" Clandi Saurandi	"
375	" Safi	" "	397	" Idris Mohammad	"
376	" Hadeja	" "	398	" Mohammad Juma	"
377	" Moyoni	" "	399	" Abdul Ghani	"
378	" Kyony	" "	400	" Abdul Majid	"
379	" Zivdmia	" "	401	Isa Ossei Kwaosi	Sl. Africa
380	" Safi	" "	402	Twafi Musa.	" "
381	Sister Safi	" "	403	Bukani Kwokuo Ba	" "
382	" Wachaseme	" "	404	Breham Kwaku Sofo	" "
383	" Kasidi	" "	405	Kofi Buadu	" "
384	" Hezema	" "	406	Amuyaw	" "
385	" Tabea	" "	407	Kwaku Adjei Amati	" "
386	" Mawa	" "	408	Dawuda	" "
387	" Alizao	" "	409	Kwadjeo Buachi	" "
388	Brother Suleman	" "	410	Kofi Wooh	" "
389	" Hamisi	" "	411	Kwasi Maanuh	" "
390	" Salmi	" "	412	Edward Bouterg	" "
391	" Abdar Rapeam	Chicago (U.S.A)	413	Kofi Kumah Nyawoo Hawa	"
392	Brother Morommedaqiel	"	414	Mohammad Noh Sahib	Malya
393	" Charlotte Young	"	415	Sitti Aminah	" Sumatra.

اعلان نظارت تالیف وتصنیف

مولوی عبدالرحیم صاحب ایم - اے امام مسجد لنڈن نے ایک انگریزی کتاب "دی اسلامک کیلیفیٹ" شائع کی ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے مسئلہ خلافت پر جس قدر موٹے موٹے اعتراض منکرین خلافت کی طرف سے ہوئے ہیں۔ اس میں ان کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ موجودہ فتنہ مخرجین کے انسداد کے لئے یہ کتاب نہایت عمدہ ہے۔ انگریزی خوان احباب اس کو پڑھ کر فائدہ حاصل کریں۔ یہ کتاب قادیان سے میسرز سلطان برادرس سے ۸/ میں مل سکتی ہے۔ محصولڈاک علاوہ ہے ؎

ناظر تالیف وتصنیف

بچوں کے اغوا کی داستانیں

میں جب اخباروں میں بچوں کے اغوا کے متعلق پڑھتا تو مجھے یقین نہ آتا۔ ایک روز میں نے اپنے ایک دوست مجسٹریٹ صاحب سے کہا کہ بچوں کے اغوا کی خبروں میں پوری صداقت نہیں تو ہیں کچھ بات ہے مگر انہوں نے جواب دیا کہ یہ غلط کس طرح ہو سکتا ہے۔ جب کہ بچوں کے والدین کے نام اور پورے پتے دیئے ہوتے ہیں میں خاموش تو ہو گیا۔ مگر میری تسلی نہ ہوئی۔ کل ۳۰ مارچ میں لاہور گیا تو ایک ہوٹل میں کھانے کے واسطے گیا۔ وہاں اتفاق سے دس بارہ پٹھان کھانا کھانے آگئے۔ ان میں سے میں نے ایک کو جو معزز اور شریف نظر آتا تھا مخاطب کر کے دریافت کیا۔ کہ یہ جو بچوں کے اغوا کے متعلق آپ لوگوں کے متعلق اخباروں میں چرچا ہے یہ کیا بات ہے۔ اس نے جواب دیا بالکل غلط ہے۔ ہندو لوگ غلط پروپیگنڈہ کسی اور بنا پر۔ اپنے اخباروں میں کرتے ہیں۔ اور بھی انہوں نے بہت سی باتیں کیں۔ اسی روز شام کی گاڑی سے میں واپس گوجرانوالہ آرہا تھا۔ میرے ہمسفر دو معزز شخص تھے ایک ریٹائرڈ ڈپٹی اور دوسرے ڈاکٹر۔ راستہ میں میں نے اس گفتگو کا جو ہوٹل میں پٹھانوں سے ہوئی ذکر کیا۔ ساتھ ہی ایک ہندو جنٹلمین تھے وہ بول اٹھے۔ لو یہ ایک لڑکا ان دو لڑکوں میں سے ہے۔ جن کی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ راولپنڈی سے اغوا کئے گئے ہیں۔ میں اسے راولپنڈی سے جا رہا ہوں۔ یہ دونوں لڑکے لاہور میں پکڑے گئے ہیں ہم سب اس لڑکے کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس سے حال دریافت کیا۔ اس نے بیان کیا کہ میرے ساتھ والے لڑکے نے اپنے گھر سے پچھتر روپے چوری نکال لئے تھے اور مجھے ساتھ لے لیا اور ہم بھاگ آئے۔ اپنے بھاگنے کی اور جہاں جہاں گئے اس نے سب باتیں بتائیں۔ اسی شام میں جب گھر پہنچا تو ایک صاحب مجھے ملنے کے واسطے آئے انہوں نے بھی اس تذکرہ میں کہا کہ ہمارے محلہ سے بھی ایک لڑکا چند روپے گھر سے چوری کر کے چلا گیا تھا جب کچھ روز کے بعد گھر آیا تو اس نے یہی کہا کہ مجھے ایک پٹھان اٹھا کر لے گیا تھا۔ اب میں موقعہ پا کر بھاگ آیا ہوں۔ اس کے والدین نے بڑا شکر کیا اور لڑکے کو پیار کیا۔ چنانچہ دو تین روز کے بعد اس لڑکے نے پھر گھر سے کچھ روپے چوری کئے اور چلا گیا مگر جلد ہی اس کے لواحقین نے تلاش کر لیا۔ اب جو لڑکے کو ڈانٹا تو اس نے کہا کہ پہلے بھی میں نے مار سے بچنے کے لئے پٹھان کے لے جانے کا بہانہ کیا تھا۔ ہاں اس راولپنڈی والے لڑکے نے بھی یہی کہا تھا۔ کہ ہم نے گرفتار ہونے کے وقت اپنے بچاؤ کی خاطر پہلے یہ غلط بیان دیئے تھے کہ ہمیں پٹھان اٹھا کر لے گئے تھے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بچوں کا اغوا ہمارے ملک میں ہوتا ہے مگر وہ دوسری قومیں ہیں جو اغوا کرتی ہیں پچھلے دنوں انہیں نمز: ائیں بھی ہوئی تھیں مگر موجودہ جو کچھ ہے۔ وہ ہندو اخباروں کا سراسر غلط پروپیگنڈا ہے۔ جو وہ اپنی تجویز کے ماتحت کر رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

اعلان نکاح

حافظ بشیر احمد متعلم طبیہ جماعت قادیان کا نکاح بعوض یکصد روپیہ غلام فاطمہ بنت سید علی اکبر شاہ مرحوم ساکن چک ۱۶ ضلع سرگودہا سے ۱۳ مارچ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے پڑھا۔ مبارک ہو

احرار کیلئے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن

احرار اس وقت سخت تذبذب کی حالت میں ہیں۔ ان کے لئے "نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" کا سوال ہے سول نافرمانی شروع کر بیٹھے ہیں۔ لیکن دیکھ یہ رہے ہیں کہ جو لوگ کل سول نافرمانی کے لئے شور مچا رہے تھے۔ آج اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ سر سکندر حیات کے اعلان کے بعد یونینسٹ پارٹی تو سول نافرمانی میں شامل ہونے یا اس کی حمایت کرنے سے رہی مسلم لیگ سے امید ہو سکتی تھی۔ لیکن اس نے بھی سر سکندر کا ساتھ دینا مناسب سمجھا۔ کانگرس سے یہ توقع نہ ہو سکتی تھی۔ کہ شہید گنج کے سوال پر سول نافرمانی کی حمایت کریگی اس لئے مولانا ابو الکلام آزاد نے سر سکندر حیات کو مبارکباد کا تار بھیج دیا۔ مجلس اتحاد ملت کے لیڈر مولانا ظفر علی خان سر سکندر کے سامنے ہتھیار ڈال چکے ہیں۔ اس لئے احرار کے ساتھ کون رہ گیا۔؟

اگر وہ اس بات کے قائل ہوتے کہ سول نافرمانی سے شہید گنج مل سکتی ہے تو مضائقہ نہ تھا۔ اگر کوئی بھی ان کا ساتھ نہ دیتا۔ لیکن وہ تو خود اس کے خلاف ہیں۔ انہوں نے شروع کی۔ تو اپنے مخالفوں کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے۔ اس لئے اب وہ اس سوال پر غور کر رہے ہیں۔ کہ سول نافرمانی جاری رکھی جائے۔ یا بند کر دی جائے اس سلسلہ میں سب سے پہلے مولانا مظہر علی اظہر جیل گئے۔ اس لئے بجا طور پر ان کے مشورہ بغیر نیا قدم اٹھایا نہیں جا سکتا۔ احرار لیڈروں نے ان سے جیل میں ملاقات کی۔ لیکن افسران جیل کی موجودگی میں کوئی راز راز نہیں رہ سکتا۔ اس لئے انہیں ضمانت پر ایک دن کے لئے رہا کر دیا گیا ہے۔

[illegible]

چودہری افضل حق نے ہزارہا مسلمانوں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم سول نافرمانی بند کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن کوئی کہے بھی۔ نہ سر سکندر حیات نے درخواست کی۔ مہا ماسٹر تارا سنگھ نے مہا ماسٹر تارا سنگھ نے بلا شبہ نہیں کی۔ اور ان سے یہ امید بھی نہیں کی جا سکتی۔ لیکن سر سکندر نے درخواست کر دی ہے۔ اپنے تاریخی بیان میں انہوں نے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں اور سکھوں میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کریں گے۔ اور نہ ہو سکا۔ تو آئینی ذرائع سے کام لینے میں بھی دریغ نہ کریں گے۔ اس طرح انہوں نے قضیہ شہید گنج کے فیصلہ کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے۔ احرار کو اس سے زیادہ کیا چاہیئے۔

چودہری افضل حق نے اپنی تقریر میں تسلیم کیا ہے۔ کہ سول نافرمانی بند نہ ہونے کی صورت میں سر سکندر یہ کہہ سکیں گے۔ کہ جب فضا پرسکون نہ ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ جب چودہری صاحب خود ہی محسوس کرتے ہیں۔ کہ سر سکندر کی طرف سے یہ عذر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ انہیں کسی عذر کا موقعہ دینا نہیں چاہتے۔ تو ان کے لئے صحیح راہ یہی ہے کہ سول نافرمانی بند کر دیں۔ وہ بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ تین سال پہلے جو کچھ ہم کہتے تھے اسے ہر ایک اسلامی مجلس تسلیم کرتی ہے ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ اس لئے سول نافرمانی کیوں جاری رہے۔ ان حالات میں اسے جاری رکھنا اخلاقی جرأت کی کمی کا اظہار ہے۔

(پرتاپ ۳ اپریل)

قادیان میں سکنی اراضی

اسوقت قادیان کے محلہ دارالعلوم اور دارالرحمت میں عمدہ موقعہ کے سکنی قطعات موجود ہیں علاوہ ازیں ریلوے سٹیشن قادیان کے ساتھ دوکانات کیلئے بھی بعض نہایت باموقعہ قطعات خالی ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار کیساتھ خط وکتابت فرمائیں

20

خاکسار

مرزا بشیر احمد قادیان ۲۴-۳-۳۸

بقایاداران حصہ آمد جلد توجہ فرمائیں

صدر انجمن کا مالی سال ختم ہونے والا ہے موصیان حصہ آمد اپنا اپنا بقایا ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک ضرور ادا کردیں۔ ورنہ مجبوراً جن موصی کے ذمہ چھ ماہ یا زائد عرصہ کا بقایا ہوگا۔ اس کی وصیت منسوخی کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کردی جائیگی۔ بہتر صورت یہ ہے۔ کہ مجلس مشاورت تک تمام بقایا ادا ہوجائے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

قادیان میں سکنی اراضی خریدنے کا نادر موقع

محلہ دارالسعت میں آبادی اور ریلوے لائن کے درمیان مطابق نقشہ ذیل تقریباً ۱۹-۱۹ مرلہ کے قطعات برائے مکان تجویز کئے گئے ہیں جن کی شرح ۱۲/۸ فی مرلہ ہے۔ بلحاظ محل وقوع وآب وہوا قیمت بہت کم ہے۔ ہر ایک ٹکڑے کے لئے دو راستہ ۲۰ فٹ اور ۱۰ فٹ کے تجویز کئے گئے ہیں۔

خواہشمند احباب جو ٹکڑا لینا چاہیں۔ اس کی قیمت میرے حساب امانت میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوا کر اس کی اطلاع پریذیڈنٹ صاحب محلہ دارالسعت کو کردیں۔ ایک سے زائد آدمی ملکر بھی ایک ٹکڑا خرید سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں اندرونی تقسیم اپنی ذمہ واری پر کرنی ہوگی۔ اگر کسی ایک ٹکڑے کے لئے دو اصحاب کی رقم وصول ہوگی۔ تو جس صاحب کا روپیہ پہلے وصول ہو اس کا وہ ٹکڑا سمجھا جائیگا۔ دوسرے کی رقم امانت متصور ہوگی۔ والسلام

میرزا رشید احمد خلف خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم قادیان

دارالسعت

سڑک دارالسعت

چوہوں کی دوا

گھروں میں چوہوں کی کثرت اور ان کی بھاگ دوڑ سے نہ صرف مال ہی کا نقصان ہوتا ہے بلکہ وبائی امراض پیدا ہوجانیکا بھی زبردست خطرہ ہے۔ اسں لئے یہ جادو اثر دوا منگاکر ترکیب کے مطابق مکان دوکان یا کھیت میں رکھ دیجئے پندرہ منٹ میں تمام چوہے پاگل ہوکر غائب ہوجاتے ہیں اور پھر کبھی ظاہر نہیں ہوتے مرتے نہیں اور نہ سڑتے ہیں۔ ضرور منگایئے اور اس موذی جانور کے نقصانات سے نجات حاصل کیجئے۔ قیمت چار پیکٹ (عہ) آٹھ پیکٹ (۱ل) بارہ پیکٹ (ستے) بیس پیکٹ للعہ محصول وغیرہ ذمہ خریدار پرچہ ترکیب ہمراہ۔ ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

پتہ:- مینیجر انصار کمپنی چرتھاول ضلع مظفرنگر یو۔پی

جرمنی پستول مانند اصلی

ہر شخص بلا لائیسنس رکھ سکتا ہے۔ مانند اصلی

حفاظت جان و مال کیلئے اعلیٰ چیز ہے

M. I. GERMANY

یہ پستول شکل وصورت اور آواز میں بالکل اصلی پستول کی مانند ہے کوٹ کی جیب میں باسانی رکھا جاسکتا ہے۔ چور، ڈاکو جنگلی جانور مثلاً شیر چیتا وغیرہ اس کی آواز سنکر ہی بھاگ جاتے ہیں اسکے میگزین میں دس کارتوس بھرے جاسکتے ہیں۔ جو کہ چلائے جاسکتے ہیں۔ یعنی یہ آٹومیٹک پستول ہے۔ اس کے رکھنے کیلئے کسی قسم کے لائیسنس کی ضرورت نہیں قیمت فی پستول بمعہ کارتوس صرف دو روپیہ پندرہ آنہ 2/15/0 علاوہ محصولڈاک۔ فالتو ۵۰ کارتوس کیلئے صرف ایک روپیہ (عہ) پستول کی بیٹی وخول قیمت صرف ۱۵-۲ آنہ

پتہ:- جرمن ٹریڈنگ کمپنی آنند بلڈنگ ع۳۱ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور
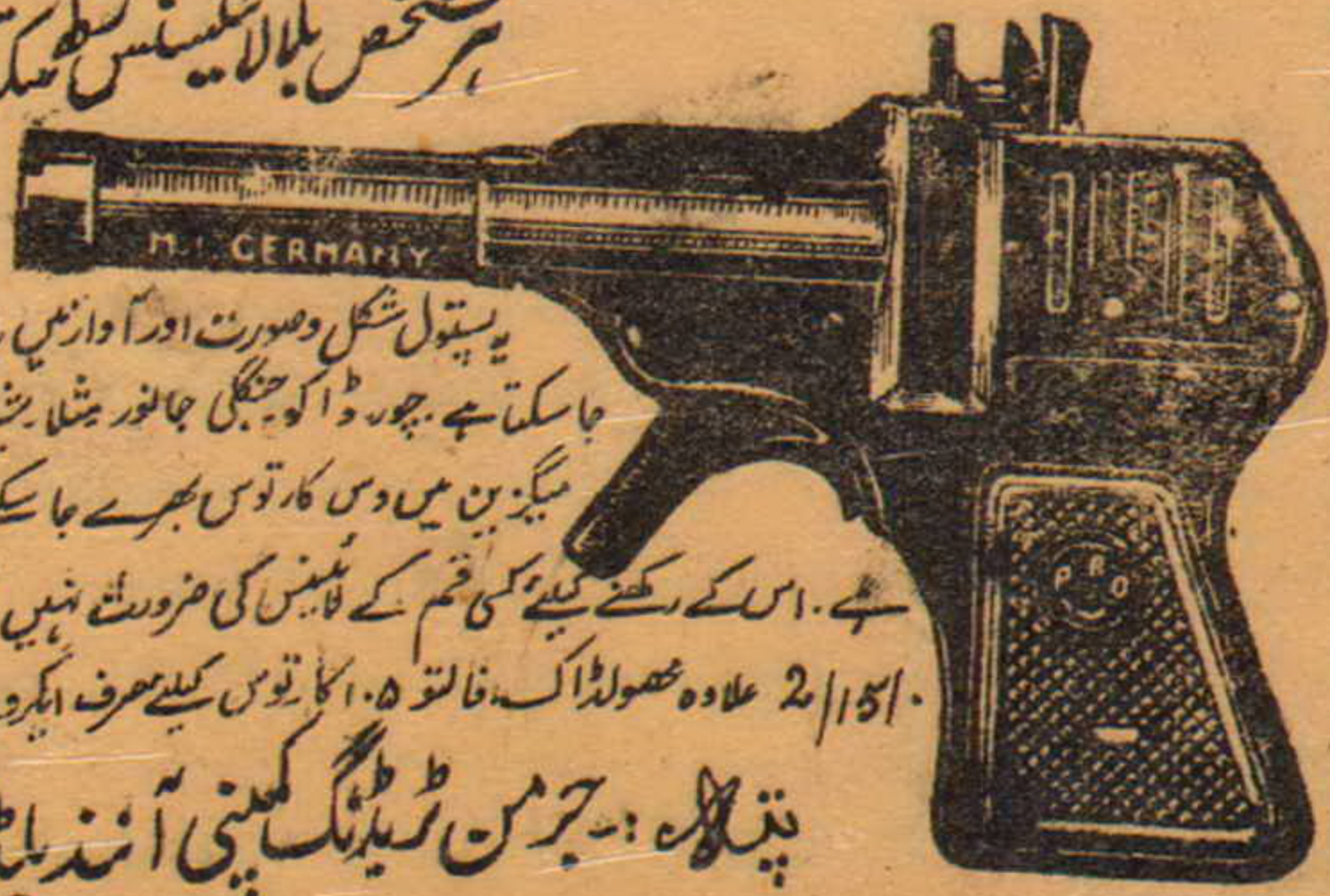
ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی نوجوان تعلیم یافتہ برسر روزگار لڑکے کی ضرورت ہے۔ لڑکی پرائمری پاس سلیقہ شعار ۱۵ سالہ عمر امور خانہ داری سے واقف ہے۔ ذات پات کا لحاظ نہیں۔

س۔ د معرفت خادم علی احمدی کلاس والہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲ر اپریل۔ کل مرکزی اسمبلی میں مسٹر عبد القیوم کا ایک ریزولیوشن باتفاق رائے منظور ہو گیا۔ اس ریزولیوشن میں گورنر جنرل با جلاس کونسل سے سفارش کی گئی تھی۔ کہ وفاقی حکومت کی امداد سے صوبہ سرحد میں فی الفور ایک یونیورسٹی قائم کی جائے۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ روزنامہ "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے۔ کہ ہر ہٹلر کے عزائم نپولین کے عزائم سے ہرگز کم نہیں۔ بعض حلقوں کا خیال ہے۔ کہ وہ آسٹریا پر قبضہ کرنے کے بعد زیکوسلاویکیہ پر حملہ کر دیگا۔ لیکن اس سے پہلے ہنگری کو زیر نگیں لایا جائیگا۔ جس کے بعد زیکوسلاویکیہ بالکل محصور ہو جائیگا۔ اس کے بعد رومانیہ کی طرف توجہ کی جائے گی۔

نئی دہلی ۲ر اپریل۔ مرکزی اسمبلی میں کانگرس پارٹی کا یہ ریزولیوشن منظور ہو گیا۔ کہ اسمبلی سے مشورہ کئے بغیر ہندوستان اور انگلستان کا تجارتی معاہدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

پشاور ۲ر اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سرحد کے بعض قبائل میں زمین کے سوال پر جھگڑا ہو گیا۔ اس لڑائی میں علی خیل اور فدائی خیل حصہ لے رہے ہیں۔ فریقین نے آخری دم تک لڑنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ کئی لوگ ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

قاہرہ ۲ر اپریل۔ مصری پارلیمنٹ کے انتخابات میں وفد پارٹی ناکام ہو رہی ہے۔ اس وقت تک ۵۴ نشستوں میں سے حکومت نے ۳۴ نشستیں حاصل کی ہیں اور وفد پارٹی نے صرف ۲۔ نحاس پاشا کی سابقہ وزارت کے دو ارکان بھی ناکام رہے ہیں۔ ابھی ۵۴ نشستوں کے نتیجہ کا اعلان نہیں ہوا۔

لاہور ۲ر اپریل۔ آج ڈی اے وی کالج لاہور کے ہڑتالی طلباء کی پکٹنگ نازک مرحلہ پر پہنچ گئی۔ جب کہ پرنسپل کو پولیس کی امداد طلب کرنا پڑی پولیس نے ہجوم پر لاٹھی چارج کیا۔ اور ۳۶ نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔

کلکتہ ۲ر اپریل۔ آج سر ناظم الدین ہوم منسٹر بنگال نے سرت چندر بوس کے مکان پر گاندھی جی سے ملاقات کی مولانا ابوالکلام آزاد بھی موجود تھے۔ گفتگو سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ پر تھی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے نمائندہ پریس سے دوران ملاقات میں کہا۔ کہ سب سے پہلے ہجلی کیمپ کے ۹۴ قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ پر بحث کی گئی۔ اور ہوم منسٹر نے گاندھی جی سے دریافت کیا کہ اگر وہ قیدیوں کی رہائی کے نتائج کی ذمہ داری لینے کو تیار ہوں۔ تو حکومت انہیں رہا کر سکتی ہے۔

حیفا ۲ر اپریل۔ صفد کی ایک اطلاع ہے کہ عربوں نے ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے اور کھمبے اکھاڑ پھینکے۔ یہودی نوآبادیوں کی طرف جانے والی لاریوں پر فائر کئے عربوں کی ایک بھاری جمعیت نے شہر میں داخل ہو کر کوتوالی کو آگ لگا دی۔

کلکتہ ۲ر اپریل۔ پنجاب کانگرس کے باہمی تنازعات کو نپٹانے کے لئے کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مسٹر جیرام داس دولت رام کو پنجاب میں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بمبئی ۲ر اپریل۔ آج بمبئی اسمبلی سے مسلم لیگ کے ارکان سر۔ اے۔ ٹی دہلوی لیڈر مسلم لیگ پارٹی کی قیادت میں واک آؤٹ کر گئے۔ یہ احتجاج بلدیات میں مشترکہ طریق انتخاب کے خلاف عمل میں لایا گیا۔

پونہ ۲ر اپریل۔ گاندھی جی نے الہ آباد اور دیگر فرقہ وار فسادات کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ مجھے شرم آتی ہے کہ ہمارے وزراء اپنی امداد کے لئے پولیس اور فوج بلائیں۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اطالیہ اور یمن میں اختلافات پیدا ہو جانے کے باعث حکومت اطالیہ نے ادیس آبابا سے یمنیوں کے اخراج کا حکم دیا ہے۔ اور بہت سے یمنی تاجروں پر پابندیاں عاید کر دی ہیں۔ حکومت یمن نے بھی جوابی کارروائی شروع کر دی ہے اور یمن میں مقیم اطالویوں کی نقل و حرکت پر قیود عائد کر دی ہیں۔

لاہور ۲ر اپریل۔ مسٹر مظہر علی جو سول نافرمانی کے سلسلہ میں احراریوں سے مشورہ کرنے کے لئے ضمانت پر رہا ہو کر جیل سے باہر آئے آج پھر انہیں وہیں بھیج دیا گیا۔

لاہور ۲ر اپریل۔ کل پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں مسٹر اچھر کمار گھوش کو پنجاب سے نکال دینے کے متعلق ایک تحریک التوا پیش کی گئی۔ کانگرسی ارکان نے حکومت پر اعتراضات کئے۔ محرک نے کہا کہ تشدد کی پالیسی میں پنجاب تمام صوبوں سے آگے ہے۔ ۱۹۳۶ء میں تو صرف مسٹر سمانی کو پنجاب سے بدر کیا گیا ہے۔ مگر ہماری خود اختیاری حکومت کے دور میں گیارہ اشخاص کو پنجاب بدر کرنے کے احکام جاری کئے گئے ہیں۔ سر سکندر حیات خان نے اپنی جوابی تقریر میں بیان کیا۔ کہ جن اشخاص کو پنجاب سے نکل جانے کا حکم دیا تھا۔ وہ سب پنجاب کے باہر کے باشندے تھے اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ان کے متعلق پولیس کی رپورٹیں صحیح نہیں تھیں۔ تو بھی حکومت کی طرف سے جو کارروائی کی گئی ہے۔ اس پر شور مچانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم نے یہی کیا ہے۔ کہ انہیں پنجاب سے باہر اپنے اپنے گھر بھیج دیا۔ میں صوبہ کے امن کا ذمہ دار ہوں اور اس سلسلہ میں میری ذمہ داری صرف سوشلسٹ کارکنوں کی حفاظت کرنے تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ میں اڑھائی کروڑ پنجابیوں کے لئے پُر امن فضا قائم کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ آخر تحریک ۲۷ اور ۵۶ آراء کے تناسب سے نامنظور ہو گئی۔

الہ آباد ۲ر اپریل۔ الہ آباد میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے یوپی کے فرقہ وار فسادات کے متعلق اظہار افسوس کیا اور کہا۔ کہ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ چند غنڈے شہر کی فضا کو مکدر کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپیل کی۔ کہ فرقہ وار فسادات کو روکنے کے لئے ہر محلہ میں کمیٹیاں بنائی جائیں۔

لکھنؤ ۲ر اپریل۔ شیخ محمد حبیب اللہ ایم اے لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی